Instructions

SIDDEEQIEN

23

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

(اسلامیات)

(سوال نمبر: ۲۵)

1) تعارف:

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو معاشرے کے ہر
شعبے میں [illegible] بہترین [illegible]
صورتحال کو موثر طریقے سے بہتر بنانے کے لیے زکوٰۃ اور صدقات کا حوالہ
دیا گیا ہے۔ اس نظام کو موثر بنانے کے لیے مختلف پیرائے بتائے گئے ہیں جیسے
کو صدقات [illegible] وغیرہ۔
زکوٰۃ اور صدقات انسان کے مال کے ساتھ ساتھ اصلی روح کی پاکیزگی میں
بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں [illegible]
بے شمار روحانی، سماجی اور اخلاقی فوائد حاصل ہوتے ہیں جو انسان
کے [illegible] کردار کو [illegible] اور پاک کرتے ہیں اور اصلی عملی زندگی کو
بھی پرسکون بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

2) زکوٰۃ اور صدقات کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

اپنے مال کو پاک کرنا اور اس میں سے زکوٰۃ ادا کرنا اور صدقہ دینا
قرآن کریم میں اللہ کے حکم کی صورت [illegible] موجود ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اتوا الزکات

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول

"پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔"

(النور: [illegible])

SIDDEEQIEN

زکاۃ کا نساب؟ کس پر فرض ہے؟ مصارف؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا:
"جب تونے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی تو تُونے اپنا فرض پورا کردیا۔"

زکوۃ اور صدقات کا نظام

ایک اسلامی ریاست میں زکوۃ اور صدقات دینے کا باقاعدہ نظام ہے جس کے اہم پہلو مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) ادائیگی زکوۃ و صدقات

- زکوۃ اور صدقات مسلمانوں سے وصول کیے جاتے ہیں اور بنیادی طور پر مسلمانوں کو ہی دیے جاتے ہیں۔
- ایسے عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعی طور سے ایک فرد پر فرض ہے مثلاً ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر اور بیوی وغیرہ کو زکوۃ یا صدقہ نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ دیگر عزیز و اقارب کو غیروں پر ترجیح دی گئی ہے۔
- عام حالات میں ایک بستی کی زکوۃ اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ البتہ اس بستی میں مستحق زکوۃ نہ ہونے کی صورت میں یا دوسری بستی میں ہنگامی صورتحال (جیسے سیلاب، زلزلہ) کی بنا پر زکوۃ وہاں دی جاسکتی ہے۔

(2) اسلامی ریاست اور زکوۃ وصدقات

- اسلام کا نصب العین فلاحی ریاست (Welfare State) کا قیام ہے جہاں ہر شخص کی بنیادی ضروریات ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ایسی مصیبت میں کہ جب انسان بےبس

SIDDEEQIEN

اور محتاج ہو جائے تو یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسکی کفالت کرے جس کے لیے زکوۃ اور صدقات کا نظام طے پایا ہے تاکہ دولت معاشرے میں گردش کر سکے۔

- اسلامی ریاست با استطاعت افراد سے ہر سال شرح کے مطابق زکوۃ لینے کی پابند ہے۔
- ان زکوۃ اور صدقات و عطیات کو قرآن کے طے شدہ مصارف میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

زکوۃ کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات

زکوۃ اور صدقات دینے سے بے شمار روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات مرتب ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

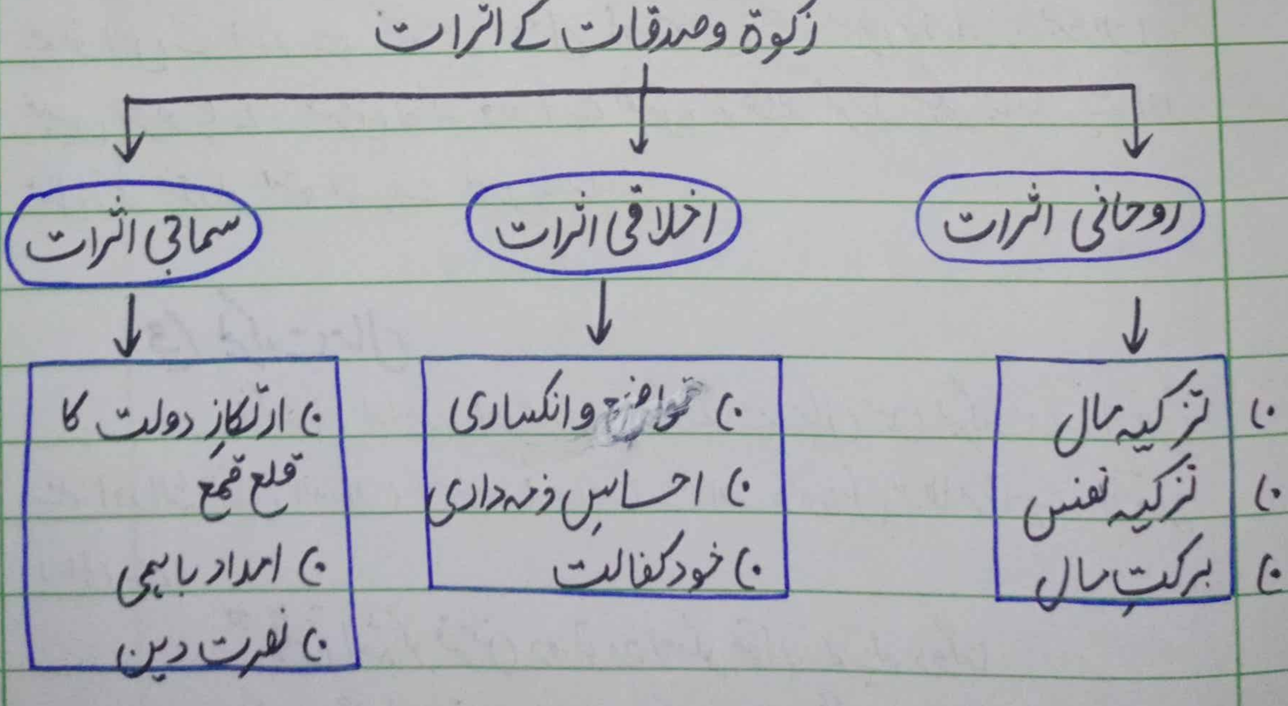

SIDDEEQIEN

1) تزکیہ مال

زکوۃ اور صدقات کی ادائیگی سے مال پاک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد انسان سکون سے اپنے مال کو اپنے جائز تصرف میں لا سکتا ہے۔ جب تک انسان زکوۃ نہ دے یا صدقہ نہ کرے اور مال کو سمیٹ کر بیٹھا رہے اسکا مال پاک نہیں ہوتا کیونکہ اس میں غرباء کا بھی حصہ ہے۔ صدقہ کرنے سے ان کا حق ادا ہو جاتا ہے اور مال شفاف ہو جاتا ہے۔

2) تزکیہ نفس

صدقہ و خیرات کرنے سے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان اللہ کی خوشنودی اور رضامندی کے لیے اپنے مال سے صدقہ اور زکوۃ کرتا ہے تو اس کے اندر سے کنجوسی، بخل اور ہوس جیسے منفی جذبات پروان نہیں چڑھ پاتے۔ غرض یہ کہ وہ اپنے نفس پر قابو کرنا سیکھ جاتا ہے اور مال کے فتور کو نشو نما پانے نہیں دیتا۔

3) برکت مال

زکوۃ کی ادائیگی اور صدقات کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ انسان کو مزید آسائشات اور وسائل عطا کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اگر تم اللہ کو قرض دو تو وہ اسکو تمھارے لیے دوگنا کر دے گا اور تمھاری مغفرت کر دے گا۔"

(القرآن)

SIDDEEQIEN

(4) تواضع وانکساری

صدقہ دینے سے اور زکوۃ ادا کرنے سے انسان میں یہ یقین آتا ہے کہ جو مال اسکے پاس ہے وہ اللہ کا عطا کردہ ہے - اس میں اسکا اپنا کوئی کمال نہیں - اس طرح اس میں تواضع و انکساری پیدا ہوتی ہے اور اسکی طبیعت سے خودسری اور خودپسندی ختم ہو جاتی ہے -

(5) احساس ذمہ داری

زکوۃ انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے کہ اسکا فرض ہے کہ وہ ہر سال مقررہ شرح کے مطابق اپنے مال سے مخصوص نکالے اور معاشرے کے غریب اور ضرورت مند طبقے میں بانٹے - یہ عادت اسکو ایک مفید اور ذمہ دار باشندہ بناتی ہے -

(6) خود کفالت

صدقہ و زکوۃ دینے سے خود کفالت پروان چڑھتی ہے - یعنی جب صاحب استطاعت لوگ خیرات و عطیات کرتے ہیں تو ضرورت مند اور غریب لوگوں کے حالات بہتر ہوتے ہیں اور وہ اپنے روزمرہ اخراجات پورے کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں -

(7) ارتکاز دولت کا قلع قمع

زکوۃ اور صدقات کی ادائیگی سے دولت چند ہاتھوں میں رہنے کے بجائے پورے معاشرے میں گردش کرتی ہے جس سے جاگیردارانہ اور سرمایہ داری کے نظام پروان نہیں چڑھتے -

SIDDEEQIEN

(8) امدادِ باہمی

زکوٰۃ اور صدقات امدادِ باہمی کا ایک بہترین ذریعہ ہے جس سے بیک وقت پورا معاشرہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ ضرورت مندوں کی حاجت پوری کرنے اور ان کے حالات کو بہتر بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ اجتماعی طور پر معاشرے کی معاشی حالت بہتر ہوتی اور آس پاس کے لوگوں کی امداد بھی ہو جاتی ہے۔

(9) نصرتِ دین

صدقات و زکوٰۃ کا ایک مفید اثر دین کی حفاظت بھی ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے معاشرہ برائیوں سے بچا رہتا ہے اور مالی مجبوری کے تحت کوئی اپنا دین تبدیل کرنے کا نہیں سوچتا۔

خلاصہ بحث

الغرض، زکوٰۃ اور صدقات کا نظام اسلام کے بنیادی نظاموں میں سے ایک ہے۔ اسکے پیشِ نظر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بے شمار فوائد مرتب ہوتے ہیں جو انسان کے کردار اور روح اور مضبوط بناتے ہیں۔ اس کے اندر سے مال و دولت کی محبت کو ختم کر کے اسکو ایک اعلیٰ اخلاق کا انسان بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔ بلاشبہ زکوٰۃ اور صدقات سے معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ نیز معاشرے سے غربت اور غیر قانونی سرگرمیاں بھی کافی حد تک کم ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ صدقات اور زکوٰۃ دیے جائیں تاکہ معاشرہ امن، سلامتی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

SIDDEEQIEN

سوال نمبر: 05

تعارف:

اجتہاد دین اسلام کا سنجیدہ اور دور جدید کی اہم ضرورت ہے۔ کسی ماہر فقیہ کی جانب سے شرعی احکامات کے استنباط کو اجتہاد کہتے ہیں۔ جبکہ وہ فقیہ جو اسطرح کی سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہو مجتہد کہلاتا ہے۔ اجتہاد کا تصور اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ مستقبل میں اگر کوئی ایسے مسائل منظر عام پر آجائیں جو قرآن یا سنت میں نہ موجود ہوں تو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عالم دین صلاح مشورے سے اس کا کوئی حل نکال لیں۔ اجتہاد کے لیے چند اصول وضوابط بھی طے کیے گئے ہیں تاکہ اس کے ذریعے کیے گئے فیصلوں کے معیار پر کوئی سوال نہ اٹھے۔ موجود دور کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ بات کہتے کوئی شک نہیں کہ ایسے بہت سے مسائل ہیں جہاں اجتہاد کی اہمیت اب ناگزیر ہوگئی ہے۔

اجتہاد کے معنی مفہوم

ادبی طور پر اجتہاد کا مطلب ہے کوشش کرنا، سچائی تلاش کرنا یا کسی شخص کی رائے یا بصیرت کا ادراک کرنا۔ جس نے منطق اور وحی کی روشنی میں تمام حقائق کو سمجھا ہو۔

پروفیسر این جے کولسن (N.J Coulson) کی "اسلامی قانون کی تاریخ" کے مطابق "اجتہاد اس قانونی کوشش کا عمومی طریقہ ہے جس کی مدد سے شرعی قانون کے مختلف پہلوؤں کا پتا لگایا جاتا ہے۔"

SIDDEEQIEN

اجتہاد کے اصول

اجتہاد کے لیے کچھ اہم اصولوں کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل اصول اجتہاد کے چند اہم اصولوں میں سے ہیں۔

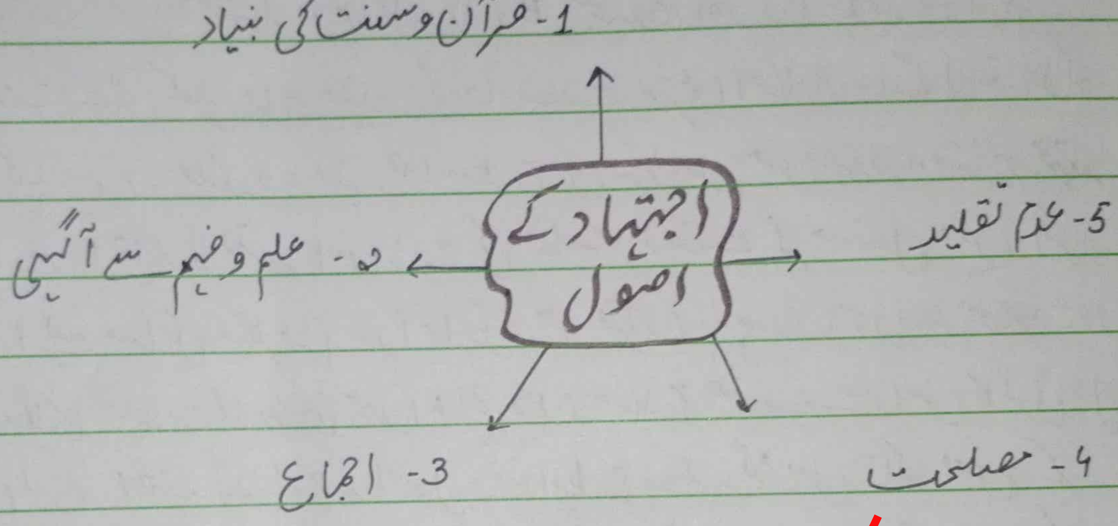

۱- قرآن و سنت کی بنیاد

اجتہاد کے عمل میں سب سے اہم اصول یہ ہے کہ قرآن اور سنت کا دائرہ نہ ٹوٹے۔ کسی بھی نئے مسئلے کا حل قرآن اور رسول ؐ کی سنت سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مسئلے کا براہ راست ذکر نہ بھی ہو تو اسکا حل اسلامی اصولوں کی تشریح سے کیا جاتا ہے۔

2) علم و فہم

اجتہاد کے لیے ضروری ہے کہ مجتہد یا عالم دین گہرا علم اور وسیع مطالعہ رکھتا ہو۔ اسے عربی زبان، اصول فقہ، حدیث اور تفسیر پر عبور حاصل ہو تاکہ وہ قرآن و سنت کی درست تشریح کر سکے اور مسئلے کا صحیح حل فراہم کر سکے۔

SIDDEEQIEN

3- اجماع

اسلامی قوانین میں اجماع یا علما کا اتفاق ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے- اجتہاد کو مقبول بنانے کے لیے اور اس پر اعتماد پیدا کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ مختلف مکاتبِ فکر کے علما اس نتیجے پر متفق ہوں- اس سے اجتہاد کا فیصلہ زیادہ مستند اور قابلِ قبول بن جاتا ہے-

4- مصلحت

اجتہاد کا ایک اور اصول یہ ہے کہ اس میں عوام الناس کی فلاح و بہبود کو مدِنظر رکھا جائے- اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسلامی اصولوں کے تحت ایسے فیصلے کیے جائیں جو معاشرتی اور معاشی وسائل کا بہترین اور مناسب حل فراہم کریں- نیز لوگوں کی مشکلات کو آسان مہیا جائے-

5- علم عدم تقلید

اجتہاد میں تقلید کی جگہ آزادانہ فکر و تحقیق کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ نئے حالات کے مطابق فیصلہ کیا جا سکے- اجتہاد کا مقصد پرانے فتووں کی اندھی تقلید کرنا نہیں بلکہ نئے حقائق کو مدِنظر رکھتے ہوئے حل تلاش کرنا ہے-

اجتہاد کا یہ عمل اسلام کو ایک زندہ اور عملی مذہب کے طور پر پیش کرتا ہے جو وقت کے ساتھ بدلتے ہوئے حالات میں

SIDDEEQIEN

اپنے اصولوں کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اجتہاد کا تصور

○ اجتہاد کا تصور اسلام میں ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کے ذریعے علماء و اہلِ علم نئے اور پیچیدہ مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں تلاش کرتے ہیں۔ اجتہاد کا بنیادی مقصد ان مسائل کو اسلامی اصولوں کے مطابق حل کرنا ہے جن کا براہِ راست ذکر قرآن و سنت میں موجود نہیں۔

○ اجتہاد اسلامی شریعت کی ایک اہم جزو ہے جو اسلامی فکر میں لچک اور جدت کو قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ چونکہ معاشرہ اور اسکے وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں اس لیے اسلام میں اجتہاد کو نئے حالات اور مسائل کے حل کے لیے ضروری دکھا گیا ہے۔

اجتہاد کی اہمیت دورِ جدید میں

موجود دور میں ایسے بہت سے مسائل درپیش ہیں جن کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ ان میں چند مسائل ذیل میں دیے گئے ہیں جن کا حل صرف اور صرف اجتہاد کے ذریعے نکل سکتا ہے۔ تاکہ ان کو کرنا یا کرنا صاف صاف ظاہر ہو جائے۔

SIDDEEQIEN

1) انسانی اعضا کی پیوند کاری
2) مساوی گوند اور ٹیسٹ ٹیوب والے بچے
3) دانشورانہ املاک کے حقوق
4) عوام کی بھلائی کے معاملات کے لیے جائیداد کی تخصیص۔
5) مال کی جدید شکلوں پر زکوۃ
6) سیاسی آزادی اور اسلامی جمہوریت کی نوعیت
7) مسلمان تارکین وطن اور اقلیتوں کے لیے اصول
8) سائنسی طور پر قمری کلینڈر کا اجرا۔
9) علم نجوم اور علم الاعداد کا جائز یا ناجائز ہونا۔
10) عصمت دری (Rape) اور قتل کے معاملات میں DNA کا بطور ثبوت استعمال۔
11) سائنسی ذرائع سے چاند کے ظہور کا تعین
12) معاشی امور کے بارے میں متعدد فیصلے خاص طور پر اسلامی بینکاری اور مالیاتی منڈیوں کے حوالے سے۔

خلاصہ بحث

الغرض، اجتہاد دین اسلام کا عمدہ تصور ہے جو اس بات کی دلیل دیتا ہے کہ مستقبل میں درپیش آنے والے مسائل کو کس طرح سے حل کیا جائے کہ قرآن وسنت اور اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اجتہاد کے لیے ضروری ہے کہ اس کے طے شدہ اصولوں کو مدنظر رکھا جائے اور مسائل کے بلاشک وشبہات حل نکالے جائیں اور ان پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں، اس بات میں کوئی دوسری رائے

نہیں کہ موجودہ دور کی ترقی اور ٹیکنالوجی نے ایسے بہت سے مسائل لا کھڑے کیے ہیں جن میں اجتہاد کی ضرورت ہے۔ لہذا مجتہدین کو آپس کے من مناؤ کو ایک طرف رکھ کر یکجا ہو کر ان کا حل نکالنا چاہیے تاکہ پوری مسلم امہ کو ایک صحیح راستہ مل سکے۔